



## سوال

(639) مخفی عادت اور شادی کے وقت اس کے نقصانات

## جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں اس بری عادت میں مبتلا ہوں، جسے شیطان نے بہت سے نوجوانوں کے لیے مزین کر رکھا ہے حالانکہ میں جانتا ہوں کہ یہ عادت میرے جسم و عقل کے لیے بہت نقصان دہ ہے۔ سوال یہ ہے کہ اس سلسلہ میں ہمارے دین کی کیا ہدایت ہے تاکہ اس کو روشنی میں میں اس سے باز آ جاؤں یا درے میں نماز پڑھتا ہوں اور قرآن مجید کی تلاوت بھی کرتا ہوں؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

بری عادت سے مراد شائد وہ ہے، جو لوگوں میں مخفی عادت کے نام سے معروف ہے یعنی آلہ تناسل کے ساتھ کھیل کر مادہ منویہ کو خارج کر دینا یا ایسے طریقے استعمال کرنا جو شہوت کے ہیجان اور منی کے انزال کا سبب بنیں تو یہ عادت حرام ہے کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَاقُونَ ﴿٥﴾ إِلَّا عَلَىٰ أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ ﴿٦﴾ فَمَنِ ابْتَغَىٰ وَرَاءَ ذَلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْعَادُونَ ﴿٧﴾ ... سورة المؤمنون

”اور وہ جو اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرتے ہیں مگر اپنی بیویوں سے یا (کنیزوں سے) جو ان کا ملک ہوتی ہیں کہ (ان سے مباشرت کرنے سے) انہیں ملامت نہیں اور جو ان کے سوا اوروں کے طالب ہوں تو وہ (اللہ کی مقرر کی ہوئی) حد سے نکل جانے والے ہیں۔“

اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے:

«يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ الْبَاءَةَ فَلْيَتَّخِذْهَا نَهْجًا لِّبَصْرٍ، وَأَخْضَنَ لِلْفَرْجِ، وَمَنْ لَا فَلَْيُصْمِمْ فَإِنَّ الصُّومَ لَدَوَّاجٌ» (صحیح البخاری، النکاح، باب من لم یستطع الباءة فلیصم، ح: 5066 و صحیح مسلم، النکاح، باب استجاب النکاح لمن تاقت نفسه الیه۔۔۔ الخ، ح: 1400 واللفظ له)

”اے گروہ جواناں! تم میں سے جس کو استطاعت ہو تو وہ شادی کر لے کیونکہ یہ نظر کو خوب جھکانے والی اور شرمگاہ کی حفاظت کرنے والی ہے اور جسے استطاعت نہ ہو تو وہ روزہ رکھے روزہ اس کی جنسی خواہش کو ختم کر دے گا۔“

اگر یہ عادت جائز ہوتی تو نبی اکرم ﷺ اسے اختیار کرنے کی راہنمائی فرماتے کیونکہ یہ آسان ہے اور پھر اس میں کچھ لذت بھی ہے لیکن یہ چونکہ حرام تھی اس لیے آپ نے اسکا ذکر نہیں



فرمایا۔ اس کرحمت کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ یہ انسانی صحت و فکر کو نقصان پہنچا کر انسان کو ناکارہ بنا دیتی ہے، نیز یہ اس جنسی مادہ کو بھی نقصان پہنچاتی ہے، جس کی انسان کو شادی کے بعد ضرورت ہوتی ہے۔ نوجوان بھائیوں کو میری یہ نصیحت ہے کہ وہ خود بھ صبر کریں اور دوسروں کو بھی صبر کرنے کی تلقین کریں اور اللہ تعالیٰ سے اس کے فضل کو طلب کرتے رہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کا حکم دیتے ہوئے فرمایا ہے :

وَلْيَسْتَعْفِفِ الَّذِينَ لَا يَجِدُونَ نِكَاحًا حَتَّىٰ يُفْتَنُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ ... ۳۳ ... سورة النور

”اور جن کو بیاہ کا مقدور نہ ہو وہ پاکدامنی کو اختیار کیے رہیں یہاں تک کہ اللہ ان کو اپنے فضل سے غنی کر دے۔“

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

## فتاویٰ اسلامیہ

ج 4 ص 485

محدث فتویٰ